Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Preventing drug use in educational institutions in the light of the Seerah of the Prophet (peace be upon him)

تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کا تدارک سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

Authors Details

1. **Muhammad Usama** (Corresponding Author)
   Lecturer, Government Degree Girls' College 11-C, Pakistan.
   Email: **mqusama@gmail.com**
2. **Dr. Owais Anwer**
   Senior Lecturer, Szabist University Karachi, Pakistan.
3. **Misbah Batool**
   Head of Department, Bahria College, Pakistan.

Citation

Usama, Muhammad, Dr. Owais Anwer, & Misbah Batool." Preventing drug use in educational institutions in the light of the Seerah of the Prophet (peace be upon him)" *Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 318 –337.

Submission Timeline

Received: May 21, 2025
Revised: Jul 04, 2025
Accepted: Jul 11, 2025
Published Online: Jul 24, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Preventing drug use in educational institutions in the light of the Seerah of the Prophet (peace be upon him)

تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال کا تدارک سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

☆ محمد اسامہ ☆ ڈاکٹر اویس انور ☆ مسباح بتول

Abstract

Allah Almighty has blessed human beings with countless blessings, the greatest of which is intellect. It is this intellect that distinguishes humans from all other creatures and enables them to harness the forces of the universe. Not only this, in fact, humans blessed to govern the universe (world) with the same intellect. Because of that Allah (Subhanahu Tallah) says in Holy Quran "indeed the evidence is for people of understanding". Intellect directs humans to act upon the laws of nature. As long as man continued to use it wisely, he kept uncovering the secrets of the universe and he continued to play his part in the struggle to conquer the universe. But gradually, man began to rebel against the laws of nature, which led to the emergence of various types of crimes in the world. Among these unnatural acts is a major social evil that has affected not only the Muslim world but every country across the globe, and that is the growing use of drugs. In the present era, students in educational institutions are the most affected by this epidemic. This article explores the causes behind the rising trend of drug abuse in academic settings and examines how, in the light of the Prophet Muhammad's (PBUH) life, its prevention can be made possible. The Prophet's (PBUH) noble life teaches us that he guided his Ummah away from intoxicants by considering human psychology and offering a wise and compassionate approach to moral training.

Keywords: major social evil. drug abuse in academic. use of drugs.

تعارف موضوع

منشیات کا استعمال آج کے دور کا ایک عالمگیر بحران ہے جو نوجوان نسل خصوصاً تعلیمی اداروں میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔ عقلِ سلیم انسان کی سب سے بڑی نعمت ہے جس کی بدولت اسے کائنات پر غلبہ عطا ہوا۔ قرآن مجید نے نشہ آور چیزوں کو رجسِ شیطان قرار دیا اور ان سے اجتناب کا حکم فرمایا۔ سیرت نبوی ﷺ اس بحران کے تدارک کے لیے کامل رہنما ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نشہ آور اشیاء کی سختی سے ممانعت کی، صحابہ کرامؓ کو پاکیزہ کردار کی تربیت دی، اور معاشرے میں تقویٰ، خوفِ خدا اور باہمی نصیحت کا نظام قائم فرمایا۔ تعلیمی ادارے قوم کے مستقبل کے معمار ہیں، مگر آج وہاں چرس، ہیروئن، آئس اور دیگر نشہ آور ادویات کا استعمال طلبہ و طالبات کی ذہنی، جسمانی اور روحانی تباہی کا باعث بن رہا ہے۔ UNODC کی رپورٹس کے مطابق 2018ء سے 2022ء تک منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد میں 20 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ مقالہ سیرت

☆ لیکچرر، گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج 11-سی، پاکستان۔
☆ سینئر لیکچرر، صباحسٹ یونیورسٹی کراچی، پاکستان۔
☆ سربراہ شعبہ، بحریہ کالج، پاکستان۔

نبوی ﷺ کی روشنی میں منشیات کے اس بحران سے نمٹنے کے لیے عملی، تعلیمی اور تربیتی لائحہ عمل پیش کرتا ہے تاکہ تعلیمی اداروں کو نشے سے پاک اور کردار ساز اداروں میں تبدیل کیا جاسکے۔

مبحث اوّل: منشیات کا بحران – عقل، فطرت اور معاشرہ

* عقل کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے انتہا نعمتوں سے نوازا ہے جن میں سب سے بڑی نعمت عقل کی ہے۔ انسان کو تمام مخلوقات میں اسی عقل کی بنیاد پر برتری حاصل ہے اور اسی کی بنیاد پر انسان نے پوری کائنات کو مسخر کیا ہوا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ انسان کو اس کرہ ارض کی خلافت اسی عقل سلیم کی بنیاد پر ملی۔ اسی لیے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ عقل انسان کو فطرت پر عمل کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ جب تک انسان اس کا صحیح استعمال کرتا رہا اس دنیا کے رازوں سے پردہ اٹھاتا رہا اور تسخیر کائنات کے لئے جوجہد میں اپنا حصہ ڈالتا رہا۔ لیکن رفتہ رفتہ انسان فطرت کے قوانین سے بغاوت کی جس کی وجہ سے اس دنیا میں مختلف اقسام کے جرائم پیدا ہونے شروع ہوگئے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا کیا ہے اور فطرت انسان کو ہر اس کام کی طرف رہنمائی کرتی ہے جس میں انسانیت کا فائدہ ہو لیکن جب انسان فطرت سے دور ہونا شروع ہوا تو مختلف مسائل نے ان دنیا کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔

* فطرت سے انحراف

اب سوال یہ ہے کہ فطرت کی خلاف ورزی سے کیا مراد ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر وہ کام جس کو فطرت غلط سمجھتی ہے اس کا ارتکاب کیا جائے۔ انہی خلاف فطرت کاموں میں سے ایک سماجی برائی جس سے پورا عالم اسلام ہی نہیں بلکہ دنیا کا ہر ملک ہی متاثر ہے اور وہ منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال ہے۔

* منشیات کے اثرات

یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ نشہ صرف نشہ کرنے والے کو ہی نقصان پہنچاتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ نشے کے اثرات نہ صرف خاندان بلکہ اِردگرد کے لوگوں اور پورے معاشرے پر بھی اُتنے ہی گہرے ہوتے ہیں جتنے کہ ایک نشہ کرنے والے پر۔ نشہ ایک ذہنی عارضہ ہے جس کے جسمانی، نفسیاتی، معاشرتی اور روحانی پہلو ہیں۔ یہ ایک دائمی اور آہستہ آہستہ بڑھنے والا عارضہ ہے جس کے اثرات آہستہ آہستہ سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور اگر بروقت علاج نہ کروایا جائے تو مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ نشہ نہ صرف فردِ واحد کی زندگی پر تباہ کن اثرات ڈالتا ہے بلکہ نشہ کرنے والے شخص کی وجہ سے سب سے زیادہ اس کے گھر والے متاثر ہوتے ہیں۔ والدین عمومی طور پر اس بیماری کی وجہ اپنی طرف سے بچوں کی تربیت میں کمی سمجھتے ہیں اور احساسِ جرم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

* تعلیمی اداروں میں بحران

موجودہ دور میں سب سے زیادہ اس وباء کا شکار تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات ہیں۔ نوجوان قوم کا معمار ہوتے ہیں کہ جن پر کسی بھی قوم کے مستقبل کا دارومدار ہوتا ہے۔ اور دنیا میں انقلاب لانے والے یہی معمار وطن ہوا کرتے ہیں لیکن فطرت سے روگردانی کر کے موجودہ دور کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد منشیات کا شکار بن کر امت کو ایک نئی مصیبت میں مبتلاء کر رہی ہے صرف یہی نہیں تعلیمی اداروں میں اس رجحان کا بڑھنا کسی آفت سے کم نہیں ہے۔

* **اعداد و شمار**

* **2020 کی UNODC کی پورٹ**

اقوام متحدہ کے ادارے UNODC کی 2020 ورلڈ ڈرگ رپورٹ کے مطابق، 35 ملین سے زیادہ لوگ منشیات کے استعمال کے نتائج سے دوچار ہوئے ہیں۔

> *In 2018, an estimated 269 million people worldwide had used drugs at least once in the previous year (range: 166 million to 373 million). This corresponds to 5.4 per cent of the global population aged 15–64 representing nearly 1 in every 19 people.*[1]

> 2018 میں، دنیا بھر میں ایک اندازے کے مطابق 269 ملین افراد پچھلے سال میں کم از کم ایک بار منشیات کا استعمال کیا تھا (حد: 166 ملین سے 373 ملین)۔ یہ عالمی آبادی کے 5.4 فیصد کے مساوی ہے۔ ایسے لوگوں کی عمر 15 سال سے 64 کے درمیان ہے۔ یعنی ہر 19 میں سے 1 آدمی منشیات کا عادی ہے۔

* **2024 کی UNODC کی پورٹ**

> *The number of people who use drugs has risen to 292 million in 2022, a 20 per cent increase over 10 years. Cannabis remains the most widely used drug worldwide (228 million users), followed by opioids (60 million users), amphetamines (30 million users), cocaine (23 million users), and ecstasy (20 million users)*[2]

> منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد 2022 میں 292 ملین تک پہنچ گئی ہے، جو کہ 10 سالوں میں 20 فیصد زیادہ ہے۔ کینابیس دنیا بھر میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے (228 ملین صارفین)، اس کے بعد اوپیئڈز (60 ملین صارفین)، ایمفیٹامائنز (30 ملین صارفین)، کوکین (23 ملین صارفین) اور ایکسٹیسی (20 ملین صارفین) ہیں۔

* **2024 کی ورلڈ بینک کی رپورٹ**

اگر ہم صرف پاکستانی جامعات کی بات کریں تو سے اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ منشیات نے ہمارے تعلیمی اداروں کو کس طرح سے متاثر کیا ہوا ہے۔ 12 ستمبر 2024 کی ورلڈ بینک کی رپوٹ ملاحظہ ہو۔

> *World Bank report reveals 43% of Pakistani students frequently use drugs*[3]

> ورلڈ بینک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کے تعلیمی اداروں میں 43 فیصد نوجوان الکحل اور دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کر رہے ہیں۔

---

[1] United Nations Office on Drugs and Crime. *World Drug Report 2020*. Vienna: United Nations, 2020.
[2] United Nations Office on Drugs and Crime. *World Drug Report 2024*. Vienna: United Nations, 2024.
3"World Bank Report Reveals 43% of Pakistani Students Frequently Use Drugs." *Niche Pakistan*. Accessed November 5, 2025. https://niche.com.pk/world-bank-report-reveals-43-of-pakistani-students-frequently-use-drugs/.

ضیاء الدین یونیورسٹی کی جانب سے تعلیمی اداروں میں منشیات کے استعمال میں خطرناک حد تک اضافے سے متعلق ڈائیلاگ سے خطاب کرتے ہوئے طبی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ یہ رجحان طلباء کی ذہنی وجسمانی صحت اور تعلیمی کارکردگی پر سنگین منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔

جامعہ کراچی میں کلینیکل سائیکالوجی کے ممتاز پروفیسر ڈاکٹر سلمان شہزاد نے ورلڈ بینک کی 2019 کی رپورٹ کے خطرناک اعدادوشمار پر روشنی ڈالی جس میں انکشاف کیا گیا کہ 43 فیصد نوجوان الکحل اور دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پاکستان کے شمالی علاقوں میں تقریباً نصف بچوں کی آبادی منشیات تک رسائی رکھتی ہے جن میں سے 44.9 فیصد شراب نوشی کرتے ہیں۔[4]

* پنجاب کے 50٪ اسکولوں میں منشیات کے استعمال کا انکشاف

ایک انٹرویو میں صوبائی وزیر تعلیم مراد راس صاحب نے انکشاف کیا ہے کہ پنجاب میں 50 فیصد اسکولوں میں منشیات کا استعمال ہو رہا ہے، اور اس کے استعمال میں طلباء اور طالبات دونوں شامل ہیں۔

29 جنوری 2024 کو سینئر صحافی و معاشرتی تجزیہ کار محمد ندیم بھٹی صاحب پاکستانی تعلیمی اداروں میں منشیات کا بڑھتا رجحان پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

منشیات کی لت پاکستانی تعلیمی اداروں میں ایک بڑھتا ہوا مسئلہ بن چکا ہے۔ نوجوان نسل، جو بے پناہ صلاحیتوں کی حامل ہے، اس خطرے کا شکار ہو رہی ہے۔ منشیات فروش جھوٹے وعدوں کے ذریعے طلبہ کو اپنی جانب راغب کرتے ہیں۔ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان منشیات کے استعمال سے طلبہ دو سے تین دن تک جاگ سکتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کا ذہن تیزی سے کام کرے گا اور پڑھائی آسان ہو جائے گی۔ بدقسمتی سے بہت سے نوجوان ان جھوٹ پر یقین کر لیتے ہیں اور نشے کی لت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ خاص طور پر لاہور کے چند اہم تعلیمی اداروں میں نمایاں ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS)، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (GCU)، اور فارمین کرسچین کالج یونیورسٹی جیسے معروف ادارے ان منشیات فروشوں کے نشانے پر ہیں۔ ان معتبر اداروں کے باوجود، وہ اپنے کیمپس کو منشیات سے پاک رکھنے میں مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو منشیات کے استعمال کا سامنا ہے، جس سے ان کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے اور وہ زندگی بھر کی مشکلات کا شکار ہو رہے ہیں۔[5]

اگر ان اعداد و شمار کا اعتبار کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ دور حاضر میں منشیات کی روک تھام کے لیے دنیا بے بس ہو چکی ہے اور روز بروز اس میں اضافہ نظر آرہا ہے۔ لہذا ایسی صورتحال میں اگر ہم خالق کائنات اور اس کے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا جائزہ لیں تو یہ بات آشکارا ہو جائے گی کہ اللہ رب العزت کی مشیت بھی یہی ہے کہ انسان فطرت کو اپنائے اور غیر فطرت عوامل سے اپنے آپ کو دور رکھے۔ چناچہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے امت کو منشیات سے روکنے کے لیے انسان کی نفسیاتی تربیت فرمائی۔

4"Drug Use Statistics in Pakistan." *Daily Sarzameen*. Accessed November 5, 2025. https://dailysarzameen.com/archives/15087.
5*Daily Sarzameen*. "Drug Use Statistics."

مبحث دوم: منشیات کی تعریف اور شرعی حیثیت

* منشیات کی تعریف

عربی کا ایک لفظ نَشْوَة ہے، جس کے معنی مستی سرور خمار کے ہیں۔ نَشِيَ يَنْشىٰ کا مطلب ہے مست ہونا، نشے میں آنا۔ نَشِيَ مِنَ الشَّراب کا مطلب ہے: شراب سے مست ہوا اس کی جمع منشیات آتی ہے[6] انگریزی میں اس کے لیے drug کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

* اقسام

مقدمہ کے طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ نشہ آور اشیاء کی دو اقسام ہیں:

* حد والی منشیات: وہ نشہ آور اشیاء کہ جن پر حد جاری کی جائے گی۔ جیسے شراب
* تعزیر والی منشیات: دوسری وہ قسم جن پر حد تو نہیں ہیں البتہ ان پر تعزیر نافذ کر سکتے ہیں جیسے کہ چرس، بھنگ، افیم، کوکین اور موجودہ دور میں آئس وغیرہ۔ اگرچہ قرآن کریم میں صرف شراب کی حرمت کا ذکر ہے لیکن باقی منشیات ذکر نہیں ہے کیونکہ اس زمانے میں صرف شراب ہی پیا کرتے تھے۔ کئی احادیث میں آپ ﷺ نے اجمال کے ساتھ باقی تمام منشیات جن کا اس زمانے میں وجود بھی نہیں تھا ان کی حرمت بیان فرمائی لہٰذا احرام ہونے کے اعتبار سے دونوں کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مختلف ارشادات، امت کا اجماع اور قیاس کی روشنی میں ان کا حکم بھی خمر کی طرح ہی ہے۔

لہٰذا تعلیمی اداروں میں کسی حد تک شراب نوشی کرنے پر خوف پایا جاتا ہے اور لوگ اس کو حرام بھی سمجھتے ہیں لیکن شراب نوشی کی عادت کی وجہ سے اس سے باہر نہیں نکل سکتے۔ البتہ اس کے علاوہ جو نشہ آور اشیاء ہیں ان کے بارے میں آج بھی لوگ تردد کا شکار ہیں۔ بعض تو ان کو حرام بھی نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی حرمت قرآن کریم سے ثابت نہیں اور نہ ہی ان پر کسی قسم کی حد ہے۔ لیکن یہ مغالطہ انتہائی جہالت پر مبنی ہے اگر کوئی انصاف کے ساتھ قرآن و حدیث پر غور کیا جائے تو امت اس قسم کے مغالطوں کا شکار ہونے سے بچ جائے گی۔ اس لئے اس مقالہ میں اس دوسری قسم کی منشیات سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات و ارشادات اور ان کے ذریعہ ان کا سدباب پر روشنی ڈالی جائے گی۔ لیکن اس سے پہلے ان اسباب کا ذکر ضروری ہے جن کی وجہ سے تعلیمی ادارے جو علم پھیلانے کا ذریعہ ہیں اس وباء میں کیسے مبتلاء ہیں۔

* منشیات کی شرعی حیثیت

قرآنی احکامات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ[7]

اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور (عبادت کے لئے) نصب کئے گئے بُت اور (قسمت معلوم کرنے کے لئے) فال کے تیر (سب) ناپاک شیطانی کام ہیں۔ سو تم ان سے (کلیتاً) پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آؤ گے۔

6Kiranwi, Maulana Waheeduddin Qasmi. *Al-Qāmūs al-Waḥīd*. Lahore: Idarah Islamiyyat, 1422 AH / 2001.
7*Al-Qur'ān al-Karīm*, al-Mā'idah: 90–91.

احادیث مبارکہ:

عن ابن عمر قال: سمعت النبي ﷺ يقول» :كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام، ومن شرب الخمر في الدنيا، فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة۔[8]

حضرت ابن عمر سے روایت کی: کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ شراب کا عادی ہو گیا تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔

دوسری روایت میں فرمایا: **عن جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ قال، وما أسكر كثيره فقليله حرام۔**[9] حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسکر (نشہ آور چیز حرام ہے) جو چیز زیادہ استعمال کرنے سے نشہ دے اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے۔ **عن عائشة» أن النبي ﷺ سئل عن البتع«، فقال :كل شراب أسكر فهو حرام**[10] ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے شہد کی نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "ہر شراب جو نشہ پیدا کر دے وہ حرام ہے"۔ **عن عائشة، قالت :سمعت رسول الله - ﷺ -يقول" :كل مسكر حرام، وما أسكر منه الفرق، فملء الكف منه حرام۔**[11] ام المؤمنین عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا" :ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو چیز فرق (ایک پیمانہ ہے) بھر نشہ لاتی ہے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

* **فقہاء کا اجماع**

فتاوی عالمگیری میں بھنگ کی حرمت پر اجماع نقل فرماتے ہیں: **السكر من البنج ولبن الرمكة حرام بالإجماع**[12] بھنگ سے حاصل کیا گیا نشہ (یا شراب) اور مادہ خچر (یعنی گھوڑی اور گدھی کے ملاپ سے پیدا ہونے والی جانورنی) کا دودھ اجماعِ امت کے مطابق حرام ہے۔

علامہ ابن عابدین رقمطراز ہیں:

ونقل في الأشربة عن الجوهرة حرمة أكل بنج وحشيشة و أفيون، لكن دون حرمة الخمر، ولو سكر بأكلها لا يحد بل يعزر[13]

الجوہرہ سے اشربہ کے بارے میں منقول ہے کہ بھنگ، چرس اور افیون کھانا حرام ہے لیکن ان کی حرمت شراب سے کم ہے۔ اگر انھیں کھانے سے نشہ آجائے تو ان کو حد نہیں لگائی جائے گی بلکہ تعزیر لگائی جائے گی۔

8Al-Naysābūrī, Abū al-Ḥusayn Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Vol. 3. Cairo: ʿĪsā al-Bābī al-Ḥalabī Press and Co., 1374 AH / 1900.

9Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. *Al-Jāmiʿ al-Kabīr (Sunan al-Tirmidhī)*. Vol. 3. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1996.

10 *Ibid.*, vol. 3.

11Al-Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Azdī. *Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 5. [N.p.]: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1430 AH / 2009.

12Niẓām al-Shaykh Mawlānā and a group of Indian scholars. *Al-Fatāwā al-Hindiyyah*. Vol. 5. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1421 AH / 2000.

13Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. *Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār: Sharḥ Tanwīr al-Abṣār*. Vol. 4. Cairo: Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī & Sons Printing Press, 1386 AH / 1966.

علامہ بدر الدین عینی رقمطراز ہیں:**السكر من البنج حرام ... أكل البنج حرام وإن لم يسكر،** [14] بھنگ کا نشہ حرام ہے اور بھنگ کا کھانا حرام ہے اگرچہ نشہ پیدا نہ کرے۔

افیون کی حرمت پر امام محمدؒ کا فتویٰ:

> **واما الافيون فهو حرام عند محمد قليله وكثيره وقال السراج الوهاج الافيون حرام ولم يقيد حرمته بقول احد وهو الظاهر لانه مضر بالبدن وكل شئى يضر به فاكله حرام وكذا يسئ الخلق ويضعف العقل۔**[15]
>
> جہاں تک افیون کا تعلق ہے تو امام محمدؒ کے نزدیک تھوڑی اور زیادہ ہو افیون حرام ہے،، اور السراج الوہاج نے کہا: افیون حرام ہے، اور اس کی حرمت کسی کے قول سے محدود نہیں ہے، اور یہ ظاہری قول ہے، کیونکہ یہ جسم اور ہر اس چیز کے لیے نقصان دہ ہے جو اسے نقصان پہنچاتی ہے، اس لیے اس کا کھانا حرام ہے، اور اسی طرح یہ اخلاق کو خراب کرتی ہے اور اس سے دماغ خراب ہوتا ہے۔

فتاویٰ شامی میں مذکور ہے:

> **(ويحرم أكل البنج والحشيشة) هي ورق القتب (والأفيون)؛ لأنه مفسد للعقل ويصد عن ذكر الله وعن الصلاة (لكن دون حرمة الخمر، فإن أكل شيئاً من ذلك لا حد عليه، وإن سكر) منه (بل يعزر بما دون الحد)**[16]
>
> (بھنگ اور چرس) جو کہ قطب پودے ہوتے ہیں (اور افیون) کے پتے ہیں کھانا حرام ہے، کیونکہ یہ دماغ کو خراب کرتا ہے اور اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے سے روکتا ہے (لیکن شراب کی حرمت سے تھوڑی ہے اس کی حرمت، اگر کوئی اس میں سے کچھ کھالے تو اس کے لیے کوئی حد نہیں، اور اگر وہ نشہ کی حالت میں ہو جائے تو اس کو سزا دی جائے گی جو کہ حد سے کم ہو۔

ابن نجیم رقمطراز ہیں:**ويحرم أكل البنج والحشيشة والأفيون لكن دون حرمة الخمر.**[17] بھنگ، چرس اور افیون کھانا حرام ہے لیکن ان کی حرمت شراب سے کم ہے۔

شمس الحق عظیم آبادی رقمطراز ہیں :**وقال شيخ الاسلام خواهرزاده فى شرحه اكل قليل السقمونيا ،والبنج مباح وما زاد على ذلک اذا يقتل اويذهب العقل حرام**[18] شیخ الاسلام خواہر زادہ نے اس کی وضاحت میں کہا: قلیل مقدار میں سقمونیا (یہ ایک بوٹی ہوتی ہے جو بے ہوش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے) اور بھنگ کا کھانا جائز ہے، اور اس سے زیادہ استعمال کی جائے کہ اس سے موت واقع ہو جائے

14Al-ʿAynī, Maḥmūd ibn Aḥmad ibn Mūsā ibn Aḥmad (Badr al-Dīn). *Al-Bināyah Sharḥ al-Hidāyah*. Vol. 12. [N.p.]: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1420 AH / 2000.
15 Al-Rāfiʿī, Rashīd Muḥammad. *Taqrīrāt al-Rāfiʿī ʿalā Ḥāshiyat Ibn ʿĀbidīn (Radd al-Muḥtār)*. Vol. 2. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, [n.d.].
16*Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār: Sharḥ Tanwīr al-Abṣār*. Vol. 6. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
17Ibn Nujaym, Zayn al-Dīn ibn Ibrāhīm ibn Muḥammad. *Al-Baḥr al-Rāʾiq Sharḥ Kanz al-Daqāʾiq (Minḥat al-Khāliq by Ibn ʿĀbidīn)*. Vol. 5. [N.p.]: Dār al-Kitāb al-Islāmī, [n.d.].
18*Ibid.*, vol. 12.

یا عقل کو ماؤوف کردے تو یہ حرام ہے۔وحکی القرافي وبن تيمية الإجماع على تحريم الحشيشة[19] قرافی اور ابن تیمیہ نے چرس کی حرمت پر اجماع نقل کیا ہے۔

تمام منشیات کی حرمت پر اجماع نقل کرتے ہوئے علامہ شامی رقمطراز ہیں:

وأمّا آراء الفقهاء في حكم تعاطي هٰذه المخدرات من الحشيشة والأفيونة والمورفين والكوكايين والهيروين وجوزة الطيب والبنج والعنبر والزعفران، فإن فقهاء المذاهب الأربعة متفقون على تحريم القدر المغيب للعقل من هٰذه المواد وما أشبهها من كل ما يغطي العقل ويضر البدن ومن حکی اجماع علی ذلک قرافی و ابن تیمیه۔[20]

جہاں تک ان دوائیوں جیسے چرس، افیون، مارفین، کوکین، ہیروئن، جائفل، بھنگ، عنبر اور زعفران کے استعمال کے حکم کے بارے میں فقہاء کی آراء ہیں تو چاروں مذاہب کے فقہاء کا ان تمام منشیات اور اس سے ملتی جلتی چیزیں جو دماغ کو خراب کرتی ہیں اور جسم کو نقصان پہنچاتی ہوں ان کے حرام ہونے پر اجماع ہے اور جن لوگوں نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ان میں قرافی اور ابن تیمیہ بھی شامل ہیں۔

منشیات پر حد کے بارے میں میں علامہ بزودیؒ فرماتے ہیں: **عن متن البزدوي أنه يحد بالسكر من البنج في زماننا على المفتى به**[21] متن البزدوی سے، مذکور ہے کہ، ہمارے زمانے فتویٰ اسی پر ہے کہ اگر بھنگ سے رکسی کو نشہ آجائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی۔ اگرچہ دوسرے فقہاء منشیات پر حد کے قائل نہیں ہیں لیکن تعزیر پر سب کا اتفاق ہے۔

* **ابن تیمیہ کا فتویٰ**

أن كل مسكر خمر حرام والحشيشة المسكرة حرام ومن استحل السكر منها فقد كفر؛ بل هي في أصح قولي العلماء نجسة كالخمر. فالخمر كالبول والحشيشة كالعذرة[22]

شراب سمیت ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور نشہ آور چرس حرام ہے۔ جس نے اس کے ذریعے نشہ کو حلال سمجھا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ بلکہ دونوں علماء کے قول میں سے سب سے زیادہ صحیح کے مطابق یہ شراب کی طرح نجس ہے۔ پس شراب پیشاب کی طرح ہے، اور چرس پاخانہ کی طرح ہے۔

منشیات کے عادی کے لیے ابن تیمیہ کا ایک نہایت سخت فتویٰ:

هذه الحشيشة الصلبة حرام سواء سكر منها أو لم يسكر؛ والسكر منها حرام باتفاق المسلمين؛ ومن استحل ذلك وزعم أنه حلال فإنه يستتاب؛ فإن تاب وإلا قتل مرتدا لا يصلى عليه؛ ولا يدفن في مقابر المسلمين[23]

19Al-ʿAẓīm Ābādī, Muḥammad Ashraf ibn Amīr ibn ʿAlī ibn Ḥaydar Abū ʿAbd al-Raḥmān Sharaf al-Ḥaqq al-Ṣiddīqī. *ʿAwn al-Maʿbūd Sharḥ Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 10. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1415 AH.
20Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. *Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār (Ḥāshiyah Shāmī)*. Vol. 2. [N.p.]: Dār al-ʿĀlam al-Kutub for Printing, Publishing and Distribution, 1423 AH / 2003.
21*Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār*. Vol. 4. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
22 Ibn Taymiyyah, Shaykh al-Islām Aḥmad. *Majmūʿ al-Fatāwā*. Vol. 34. Madinah: King Fahd Complex for Printing the Holy Qur'an, 1425 AH / 2004.
23*Ibid.*, vol. 34.

یہ سخت بھنگ حرام ہے، خواہ اس سے نشہ ہو یا نہ ہو۔ اس کا نشہ مسلمانوں کے اجماع سے حرام ہے۔ جو شخص اسے مباح سمجھے اور اس کے جائز ہونے کا دعویٰ کرے تو اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے مرتد قرار دے کر قتل کیا جائے گا، اور اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

ابن تیمیہ چرس کی قلیل و کثیر مقدار میں کوئی فرق نہیں کرتے:

وأما "الحشيشة" الملعونة المسكرة: فهي بمنزلة غيرها من المسكرات والمسكر منها حرام باتفاق العلماء؛ بل كل ما يزيل العقل فإنه يحرم أكله ولو لم يكن مسكرا :كالبنج فإن المسكر يجب فيه الحد وغير المسكر يجب فيه التعزير. وأما قليل "الحشيشة المسكرة" فحرام عند جماهير العلماء كسائر القليل من المسكرات وقول النبي ﷺ (كل مسكر خمر وكل خمر حرام) يتناول ما يسكر. ولا فرق بين أن يكون المسكر مأكولا أو مشروبا؛ أو جامدا أو مائعا. فلو اصطبغ كالخمر كان حراما ولو أماع الحشيشة وشربها كان حراما. ونبينا ﷺ بعث بجوامع الكلم فإذا قال كلمة جامعة كانت عامة في كل ما يدخل في لفظها ومعناها سواء كانت الأعيان موجودة في زمانه أو مكانه أو لم تكن[24]

جہاں تک ملعون نشہ آور "چرس" کا تعلق ہے، یہ کسی دوسرے نشہ آور چیز کی طرح ہے، اور ہر نشہ آور چیزیں علماء کے اجماع سے حرام ہیں۔ بلکہ ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرے اس کا کھانا حرام ہے، اگرچہ وہ نشہ آور نہ ہو، جیسے بھنگ۔ اگر وہ نشہ آور ہے تو اس پر حد ہے، اور اگر غیر نشہ آور ہو تو اس پر تعزیر واجب ہے۔ جہاں تک "نشہ آور چرس" کی قلیل مقدار کا تعلق ہے، یہ جمہور علماء کے نزدیک دیگر تمام نشہ آور چیزوں کی طرح حرام ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان، "ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر شراب حرام ہے" سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ نشہ آور چیز کھائی جانے والی ہو یا پی جانے والی ہو یا ٹھوس یا مائع ہو۔ اگر اسے شراب کی طرح رنگا جائے تو وہ حرام ہے اور اگر اس میں چرس ملا کر پیا جائے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے نبی ﷺ جامع کلمات کے ساتھ بھیجے گئے تھے، اس لیے اگر آپ ﷺ نے جامع کلمہ کہا تو وہ ہر اس چیز میں عام ہوتی ہے جو اس کے الفاظ اور معانی میں شامل ہے، خواہ وہ اس زمانے اور علاقہ میں موجود ہو یا نہ ہوں۔

- **چرس کا شراب سے زیادہ مفسد ہے۔**

وكانت هذه الحشيشة الملعونة من أعظم المنكرات وهي شر من الشراب المسكر من بعض الوجوه والمسكر شر منها من وجه آخر فإنها مع أنها تسكر آكلها حتى يبقى مصطولا تورث التخنيث والديوثة وتفسد المزاج[25]

یہ ملعون چرس سب سے بڑی برائیوں میں سے ہے اور یہ بعض اعتبار سے نشہ آور مشروب سے بھی بدتر ہے اور نشہ آور چیز کسی دوسرے اعتبار سے ان سے بھی بری ہے۔ کیونکہ یہ اگرچہ کھانے والے کو نشہ کرتا ہے جب تک کہ وہ بلندی پر نہ رہے، اس سے انسان میں نامردگی اور دیوثیت پیدا ہوتی ہے، مزاج بگڑتا ہے۔

24*Ibid.*, vol. 34.
25*Ibid.*, vol. 34.

* چرس کا نجس ہونا

وتنازعوا في "نجاستها" على ثلاثة أوجه في مذهب أحمد وغيره. فقيل هي نجسة .وقيل :ليست بنجسة .وقيل :رطبها نجس كالخمر ويابسها ليس بنجس. والصحيح أن النجاسة تتناول الجميع كما تتناول النجاسة جامد الخمر ومائعها فمن سكر من شراب مسكر أو حشيشة مسكرة لم يحل له قربان المسجد حتى يصحو ولا تصح صلاته حتى يعلم ما يقول ولا بد أن يغسل فمه ويديه وثيابه في هذا وهذا والصلاة فرض عينية؛ لكن لا تقبل منه حتى يتوب أربعين يوما[26]

امام احمد وغیرہ کے نزدیک اس کی نجاست کے بارے میں تین قول ہیں۔ کہا گیا کہ یہ نجس ہے۔ کہا گیا کہ یہ نجس نہیں ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس کا گیلا حصہ شراب کی طرح نجس ہے لیکن اس کا خشک حصہ نجس نہیں ہے۔ لیکن صحیح قول یہ ہے کہ نجاست ہر چیز پر اثر انداز ہوتی ہے جس طرح نجاست ٹھوس اور مائع دونوں پر اثر کرتی ہے۔ پس جو شخص نشہ آور شراب یا چرس سے مخمور ہو جائے تو اس کے لیے مسجد جانا جائز نہیں جب تک کہ اس کا نشہ زائل نہ ہو جائے اور اس کی نماز اس وقت تک صحیح نہیں جب تک اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اسے اپنا منہ، ہاتھ اور کپڑے دونوں صورتوں میں دھونے چاہئیں۔ نماز انفرادی فرض ہے لیکن اس سے اس وقت تک قبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ چالیس دن تک توبہ نہ کرلے۔

* کیا موجودہ دور کی جدید نشہ آور منشیات بھی حرام ہیں؟

موجودہ دور کی تمام منشیات کا حکم مذکورہ بالا روایات اور حضرت ابن عباس اور تمام فقہاء کرام کے فتوی کی روشنی میں حرام ہیں۔

عن ابي الجويرية، قال: سالت ابن عباس عن الباذق، فقال: سبق محمد ﷺ، الباذق،" فما اسكر فهو حرام"، قال: الشراب الحلال الطيب، قال: ليس بعد الحلال الطيب، إلا الحرام الخبيث.[27]

ابوالجویریہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق (انگور کا شیرہ ہلکی آنچ دیا ہوا) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ محمد ﷺ باذق کے وجود سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے جو چیز بھی نشہ لائے وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا کہ باذق تو حلال وطیب ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ انگور حلال وطیب تھا جب اس کی شراب بن گئی تو وہ حرام خبیث ہے (نہ کہ حلال وطیب)

اس روایت سے یہ بات بلکل واضح ہوتی ہے کہ موجودہ دور کی منشیات رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود نہیں تھیں لیکن آپ ﷺ نے اصول ذکر فرمادیا کہ (ہر نشہ والی چیز حرام ہے) یہی وجہ ہے کہ بعد میں آنے والی منشیات کو صحابہ کرام اور امت کے تمام فقہاء نے حرام قرار دیا۔

مبحث سوم: تعلیمی اداروں میں منشیات کے رجحان کے اسباب

* **بری صحبت**

* مشہور کہاوت ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ یہ محض کوئی فرضی کہاوت نہیں ہے بلکہ حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ انسان انس سے ماخوذ ہے اور بہت ہی جلد وہ دوسرے سے مانوس ہو جاتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں منشیات کے رجحان کا سب سے بڑا سبب بری صحبت ہے۔

26*Ibid.*, vol. 34.
27Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Damascus: Dār Ibn Kathīr, Dār al-Yamāmah, 1414 AH / 1993.

رسول اللہ ﷺ نے نہایت عمدگی اور حسی مثالوں کے ساتھ کے ساتھ اس بیماری کا علاج تجویز فرمایا کہ بری صحبت کے کیا نقصانات ہوتے ہیں ارشاد فرمایا:

عن ابي موسى ، عن النبي ﷺ، قال: " إنما مثل الجليس الصالح والجليس السوء، كحامل المسك ونافخ الكير، فحامل المسك إما ان يحذيك، وإما ان تبتاع منه، وإما ان تجد منه ريحا طيبة، ونافخ الكير، إما ان يحرق ثيابك، وإما ان تجد ريحا خبيثة۔[28]

حضرت ابو موسیٰ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا" :نیک ہم نشیں اور بُرے ہم نشیں کی مثال مُشک بردار اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے،مُشک بردار یاتم کو ہدیے میں مشک دے دے گا یاتم اس سے خرید لوگے،ورنہ کم از کم تمہیں اس سے اچھی خوشبو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو (چنگاریوں سے) تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں(اس سے) بدبُو آئے گی۔

* ذہنی تناؤاور والدین کی توقعات

موجودہ دور کے تعلیمی نظام طلباء وطالبات کو ایک مسابقتی نظام فراہم کرتا ہے جس کے اگر فوائد بھی ہیں تو اس کے ساتھ ساتھ اس نظام میں کئی نقصانات موجود ہیں۔مسابقتی تعلیمی ماحول کا سب سے بڑا اثر طلباء کے نفسیات پر یہ ہوتا ہے کہ اگر امتحانات میں ان کے نمبر کم آئے تو معاشرے میں کسی کو منہ دکھانے کے قبل نہیں رہیں گے۔ایک طرف معاشرے کی یہ تنگ نظری اور دوسری طرف والدین کی اپنے بچوں سے اعلیٰ نمبرات لانے کی توقعات کا طلباء کی نفسیات پر ایسا اثر پڑرہاہے جس کی وجہ سے طلباء کی ایک کثیر تعداد اضطراب،افسردگی اور تناؤ کا شکار ہیں ان کو سکون لینے کا کوئی ذریعہ نہیں مل پاتا جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ وہ دانستہ یا غیر دانستہ منشیات کے عادی بن جاتے ہیں۔

* تعلیمی اداروں میں منشیات کی آسانی سے رسائی

یہ بھی کسی آفت سے کم نہیں کہ جن درسگاہوں سے انسان کو شعور ملنا تھا آج وہاں منشیات کی رسائی اتنی آسان ہوگئی ہے کہ سرکاری و نجی اسکول ،کالج ویونیورسٹیوں میں نہایت ہی اعلیٰ ظرفی کے ساتھ منشیات کا استعمال ہورہاہے۔اور صرف یہی نہیں ان اداروں کے نگران اس بات سے قطعی لاعلم نہیں ہیں۔لیکن طلباء کی تعداد کم ہونے اور منافع نہ ملنے کے خوف نے ان کو اس بات سے بری الذمہ کردیاہے کہ وہ طلباء کو اس لعنت سے منع کریں۔اگر کسی حد تک اس پر روک ٹوک بھی ہو تو وہ نہ ہونے کے مترادف ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے نگران کی یہ ذمہ داری بیان فرمائی ہے کہ اگر اس میں کوتاہی برتی گئی تو آخرت میں اس کا مؤاخذہ ہوگا۔ارشاد فرمایا۔**عن عبد الله بن عمر، ان رسول الله ﷺ قال:" الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته۔**[29]عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" :خبردار سن لو!تم میں سے ہر شخص اپنی رعایا کا نگہبان ہے اور (قیامت کے دن)اس سے اپنی رعایا سے متعلق بازپرس ہوگی۔

* والدین کی عدم توجہ

دور حاضر میں تعلیم کی ایک ایسی دوڑ لگی ہوئی ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں تربیت کا فقدان پایا جاتا ہے اور اس کے کسی نہ کسی حد تک ذمہ دار والدین ہیں۔ان کی تمام توقعات اسکول،کالج اور یونیورسٹیوں سے وابسطہ ہیں۔اس وابستگی کا نقصان یہ ہوا کہ طلباء صرف ایک مشین بن گئے ہیں

28*Ṣaḥīḥ Muslim*. Vol. 4. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
29*Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 4. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].

۔والدین اور بچوں کے درمیان فاصلے بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے تربیت کا فقدان پایا جارہا ہے۔ حالانکہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی ہر نقل و حرکت پو توجہ رکھیں۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس نظر آرہا ہے قرآن کریم نے بچوں کی تربیت کے سنہری اصول بیان فرمائے سورہ لقمان میں حکیم لقمان کا اپنے بچوں کی تربیت کا انداز کو ذکر فرمایا: **وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ**۔[30] اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا، جب کہ وہ اسے نصیحت کر رہا تھا اے میرے چھوٹے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا، بے شک شرک یقیناً بہت بڑا ظلم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا: **حدثنا ايوب بن موسى، عن ابيه، عن جده، ان رسول الله ﷺ قال: " ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن**۔[31] عمرو بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : حسن ادب سے بہتر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو تحفہ نہیں دیا۔

* سوشل میڈیا کا بے جا استعمال

دور حاضر میں سوشل میڈیا کسی عذاب سے کم نہیں ہے۔ اس کا بے دریغ استعمال، فیس بک استعمال کرنا، دوسروں کے اسٹیٹس پر اپ ڈیٹ رکھنا، اپنے فالوورز کی تعداد میں اضافہ کی خواہش کی عادات نے خاص کر نوجوانوں کو بے چینی میں مبتلا کر دیا ہے۔ جس سے معاشرے میں نفسیاتی اور ذہنی تناؤ کی شکایات آرہی ہیں۔ ان بیماریوں سے چھٹکارے اور احساس کمتری یا ناکامی کے خوف کی وجہ سے نوجوانوں میں یا تو خودکشی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے یا پھر وہ منشیات کے عادی بن جاتے ہیں۔ موجودہ دور میں سوشل میڈیا نے خصوصی طور پر نوجوانوں میں ایک پر تعیش زندگی گزارنے کی دوڑ میں مبتلاء کر دیا ہے اور ہر نوجوان بغیر کسی محنت کے پر تعیش زندگی یا دوسروں کی جھوٹی زندگی پر مبنی ویڈیوز سے متاثر ہو کر کسی نہ کسی طرح ذہنی تناؤ کا شکار ہو رہے ہیں جس سے نکلنے کے لیے ان کا منشیات کی طرف راغب ہونا نہایت ہی آسان ہو گیا ہے۔ اس سے جہاں کئی نقصانات سامنے آرہے ہیں وہیں اللہ کی ایسی نعمت وقت جس کا کوئی نعم البدل نہیں اس کی ناقدری سامنے آرہی ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ **يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّمَا أَنْتَ أَيَّامٌ فَكُلَّمَا ذَهَبَ يَوْمٌ ذَهَبَ بَعْضُكَ**۔[32] اے آدم کی اولاد! تو ایّام ہی کا مجموعہ ہے، جب ایک روز گزر جائے تو یوں سمجھ کہ تیری زندگی کا ایک حصّہ بھی گزر گیا۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: **عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: " نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ**۔[33] عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" : دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ اپنا نقصان کرتے ہیں۔

مبحث چہارم: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں منشیات کا تدارک

* فطرت پر عمل کی تلقین

رسول اللہ ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے امت کو اس بات کا درس دیا کہ ہمیشہ فطرت کا اپنانا چاہیے اور ہر وہ کام جو انسان کی عقل کو خراب کرے یا فطرت کے خلاف ہو اس سے اجتناب کرے۔ چنانچہ معراج کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر اس کا نمونہ پیش کیا۔

30*Al-Qur'ān al-Karīm*, Luqmān: 13.
31*Sunan al-Tirmidhī*. Vol. 3. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
32 Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. *Shuʿab al-Īmān*. Vol. 7. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1421 AH / 2000.
33*Sunan al-Tirmidhī*. Vol. 4. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].

اخبرني سعيد بن المسيب، انه سمع ابا هريرة رضى الله عنه ان رسول الله ﷺ: اتي ليلة اسري به بإيلياء بقدحين من خمر، ولبن فنظر إليهما، ثم اخذ اللبن، فقال جبريل: الحمد لله الذي هداك للفطرة، ولو اخذت الخمر، غوت امتك[34]"

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ جس رات رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ کو (بیت المقدس کے شہر) ایلیاء میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کئے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا پھر آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ اس پر جبرائیلؑ نے کہا اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جس نے آپ کو دین فطرت کی طرف چلنے کی ہدایت فرمائی۔ اگر آپ نے شراب کا پیالہ لے لیا ہوتا تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلندیوں کی طرف جانے کے لیے فطرت کا اپنانا پڑے گا اور جو انسان فطرت سے روگردانی کرے اور اپنے آپ کو نشہ کا عادی بنائے وہ دنیا و آخرت میں بلندیوں تک نہیں جاسکتا۔ اور دوسری بات یہ کہ نشہ گمراہی کی علامت قرار دیا گیا۔ یہاں ایک اہم بات یہ بھی جاننے کی ضرورت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات نہایت ہی جامع ہوتے ہیں اور ایک ہی جملہ میں آپ ﷺ کئی کئی باتیں ذکر فرمادیتے ہیں۔ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ - ﷺ - لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ۔[35] حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ مقابلۃً "علامہ ہرریؒ اس حدیث کا معنی بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں: **والمعنى :ليس لأحد أن يضر صاحبه بوجه، ولا لاثنين أن يضر كل منهما بصاحبه**[36] کسی کو اپنے ساتھی کو نقصان پہنچانے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی دو لوگوں کو ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا حق ہے۔

یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے جو کہ بہت ہی جامع الفاظ کے ساتھ ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نہ تو اپنے آپ کو اور نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا جائز ہے۔ لیکن نشہ کرنے والا صرف اپنا ہی نقصان کرتا بلکہ اپنے ساتھ پورے گھرانے اور ساتھ بیٹھنے والے لوگوں کے لیے بھی اذیت کا باعث بنتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے پر ضرر رسانی والے کاموں سے منع فرمایا چاہے اس میں کسی انسان کی اپنی یا دوسرے کی جان کو خطرہ ہو یا مال کا نقصان ہو یا اس سے معاشرہ میں فساد پھیلنے کا خدشہ ہو ان تمام امور سے منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ۔[37] اور وہ (محمد ﷺ) پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔ علامہ آلوسیؒ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: **فتكون الآية دالة على أن الأصل في كل ما تستطيبه النفس ويستلذه الطبع الحل وفي كل ما تستخبثه النفس ويكرهه الطبع الحرمة إلا لدليل منفصل۔**[38] آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہر اس چیز کے بارے میں بنیادی اصول جو روح کو پسند ہو اور فطرت کو لذت بخش ہو وہ جائز ہے اور ہر وہ چیز جو نفس کو ناگوار اور فطرت کو ناپسند ہو حرام ہے، بشرطیکہ اس کی الگ دلیل نہ ہو۔

34*Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Vol. 5. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
35Al-Qazwīnī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah. *Sunan Ibn Mājah*. Vol. 3. [N.p.]: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah, 1430 AH / 2009.
36 Al-Hararī, Muḥammad al-Amīn ibn ʿAbd Allāh ibn Yūsuf ibn Ḥasan al-Urmī al-ʿAlawī al-Athiyūbī. *Sharḥ Sunan Ibn Mājah al-Musammā Murshid Dhawī al-Ḥijā wa-al-Ḥājah ilā Sunan Ibn Mājah*. Vol. 13. Jeddah: Dār al-Minhāj, 1439 AH / 2018.
37*Al-Qur'ān al-Karīm*, al-Aʿrāf: 157.
38Al-Ālūsī, Abū al-Faḍl Shihāb al-Dīn al-Sayyid Maḥmūd. *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qur'ān al-ʿAẓīm wa-al-Sabʿ al-Mathānī*. Vol. 5. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1415 AH / 1994.

جبکہ تمام نشہ آور منشیات گندی' بد بو دار اور نقصان دہ چیزوں میں سے ایک ہے۔ فطرت کے خلاف ہیں اور روح بھی ان پسند نہیں کرتی۔

قال بعض العلماء :فكل ما أحل الله تعالى من المآكل، فهو طيب نافع في البدن والدين، وكل ما حرمه فهو خبيث ضار في البدن والدين[39]. بعض علماء نے کہا: اللہ تعالی نے ہر وہ چیز جو جسم اور دین کے لیے اچھی اور فائدہ مند ہو اس کو کھانے کی اجازت دی ہے اور ہر وہ چیز بدن اور دین کے لیے بری اور مضر اس سے اس نے منع کیا ہے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: **وَلاَ تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ**[40]"اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔" جبکہ منشیات کینسر وغیرہ جیسی مہلک بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ بلکہ صرف جسمانی ہی نہیں بلکہ مالی، سماجی معاشرتی اور اخلاقی برائیوں کی جڑ ہے۔ مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے: **وَلاَ تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ**[41] اور فضول اور بے جا خرچ نہ کرو۔ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر وہبہ زحیلیؒ منشیات کے استعمال سے پیدا ہونے والے نقصان کی مختلف جہتیں ذکر فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

ضرر شخصی

فهو التاثير الفادح فى الجسد والعقل معاً لما فى المسكر والمخدر من تخريب وتدمير الصحة والعقل والفكر ومختلف اعضاء جهاز الهضم وغير ذلك من المضار والمفاسد التى تفتك بالبدن كله ،بل وبالعتبار الادبى والكرامة الانسانية حيث تهتز شخصية الانسان ويصبح موضع الهزء والسخرية وفرسى الامراض المتعددة۔[42]

یہ جلد جسم اور عقل میں برا اثر کرتے ہیں اس لیے کہ نشہ آور منشیات میں صحت کی بربادی، اعصاب، عقل، فکر نظام ہضم وغیرہ کی تباہی اور مختلف قسم کے نقصانات اور مفاسد ہیں جو پورے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں بلکہ انسان کے آداب اور شرافت انسانی کو تباہ ہو کر رہ جاتے ہیں اور وہ شخص مسخرہ اور مضحکہ بن کر رہ جاتا ہے اس کے علاوہ یہ کئی امراض کا مجموعہ ہے۔

خاندانی نقصان

فهو ما يلحق بالزوجة والاولاد من اساءت فينقلب البيت جحيما لا يطاق من جراء التو اترات العصبية والهياج والسب والشتم وترداد عبارات الطلاق والحرام والتكسير والارباك واهمال الزوجة والتقصير فى الانفاق على المنزل ،وقد تؤدى المسكرات والمخدرات ال؛ى انجاب اولاد معاقين متخلفين عقليا وقد شاهد ت ذلک بنفسى فى حالات كثيره من اولاد المدمنين۔[43]

خاندانی نقصان اس طرح کہ اس کی بیوی اور اولاد کی طرف سے نافرمانی اور سارا گھر پریشانیوں، گالی گلوچ، طلاق، توڑ پھوڑ، الجھن، بیوی کے حقوق کی عدم ادائیگی گھریلوں اخراجات میں کوتاہی کا مجموعہ بن جاتا ہے۔ اور یہ نشہ آور اشیاء اور منشیات اولاد کو عقلی طور پر فارغ کر دیتی ہے اور ایسے لوگوں کی اولادوں کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے۔

39Al-Zuḥaylī, Wahbah. *Al-Tafsīr al-Munīr fī al-ʿAqīdah wa-al-Sharīʿah wa-al-Manhaj*. Vol. 9. Damascus: Dār al-Fikr, 1411 AH / 1991.
40*Al-Qur'ān al-Karīm*, al-Baqarah: 195.
41*Al-Qur'ān al-Karīm*, al-Isrā': 26.
42Al-Zuḥaylī, Dr. Wahbah. *Al-Fiqh al-Islāmī wa-Adillatuhu*. Vol. 7. [N.p.]: Maktabah Rashīdiyyah, [n.d.].
43*Ibid.*, vol. 7.

عمومی نقصانات

فھو واضح فی اتلاف اموال طائلة من غیر مردود نفعی وفی تعطیل المصالح والاعمال والتقصیر فی اداء الواجبات والاخلال بالامانات العامة سواء بمصالح الدولة او المؤسسات او العامل او الافراد۔[44]

بالکل واضح ہے کہ بغیر کسی نفع کے مال کو ضائع کرنا، اعمال کو معطل ہونا واجبات کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا، عام امانتوں میں خلل چاہے وہ حکومتی ہوں عام افراد اور اداروں کی۔

* **جسمانی اور روحانی صحت**

رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ماہر نفسیات بنایا تھا آپ ﷺ نے امت کی بیماریوں کا علاج ان کی نفسیات کو سامنے رکھ کر فرمایا اور نوجوانوں کو منشیات سے دور کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی اور حسی مثال: **عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ "المؤمن القوي خير وأحب إلى الله من المؤمن الضعيف۔**[45] حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر اور محبوب ہے۔ قاضی عیاضؒ رقمطراز ہیں: **القوة هنا المحمودة يحتمل أنها فى الطاعة، من شدة البدن وصلابة الأسر**[46] یہاں جس طاقت کی تعریف کی گئی ہے وہ ممکنہ طور پر اطاعت میں ہے، جسم کی طاقت اور خاندان کی سختی سے۔ اس روایت کے کئی مفہوم محدثین نے ذکر کئے ہیں لیکن بعض محدثین نے اس سے جسمانی قوت بھی مراد لی ہے اور ظاہر ہے کہ جسمانی قوت تب ہی حاصل ہو سکتی ہے کہ جب کوئی نوجوان منشیات سے دور رہے گا۔ یہ ایک اہم ارشاد ہے نوجوانوں کے لیے کہ جسمانی قوت بھی اللہ کو کمزوری سے زیادہ محبوب ہے تو اگر کوئی نوجوان اپنی صحت کا خیال رکھتا ہو اور اپنی جوانی کے ایام میں منشیات سے دور رہتا ہے تو اس کا منشیات سے دور رہنا بھی اللہ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

انسان کا اپنے جسم پر حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ اس جسم کی حفاظت کی جائے اس کو ہر طرح کے نقصانات سے بچایا جائے۔ منشیات چونکہ انسان کے دماغ کے ساتھ ساتھ اس کے بدن کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو کثرت روزہ سے منع کر دیا، تو جب ایسی عبادت کہ جس سے انسانی جسم کو نقصان ہوتا ہو منع کر دیا گیا تو منشیات کو سارے بدن کو خراب کر دیتا ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

عبد الله بن عمرو بن العاص، قال: قال رسول الله ﷺ: " يا عبد الله، الم اخبر انك تصوم النهار وتقوم الليل، قلت: بلى يا رسول الله، قال: فلا تفعل، صم و افطر وقم ونم، فإن لجسدك عليك حقا وإن لعينك عليك حقا وإن لزوجك عليك حقا۔

عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبد اللہ! کیا میری یہ اطلاع صحیح ہے کہ تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات بھر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی

44*Ibid.*, vol. 7.
45*Ṣaḥīḥ Muslim*. Vol. 4. [N.p.]: [|N.p.], [n.d.].
46 Al-Yaḥṣubī al-Sabtī, ʿIyāḍ ibn Mūsā ibn ʿIyāḍ ibn ʿAmrūn. *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim li'l-Qāḍī ʿIyāḍ al-Musammā Ikmāl al-Muʿlim bi-Fawāʾid Muslim*. Vol. 8. Egypt: Dār al-Wafāʾ for Printing, Publishing and Distribution, 1419 AH / 1998.

کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو اور بغیر روزے بھی رہو۔ رات میں عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

* **منشیات کی حرمت کا جامع اصول**

ہر نشہ آور چیز حرام

موجودہ دور کا ایک اہم دھوکہ جو آج کے کل نوجوانوں کو غلط صحبت کی وجہ سے پڑ جاتا ہے کہ جب تک کوئی نشہ آور چیز انسان کی عقل کو خراب نہ کرے اس وقت تک اس کو پینا جائز ہے۔ اور یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے آجکل تعلیمی اداروں میں نوجوان اس کا شکار ہو رہے ہیں پہلے کو اس کو فیشن سمجھ کر پیتے ہیں پھر آہستہ آہستہ ان کی عادت بن جاتی ہے اور وہ نشہ کے عادی بن جاتے ہیں۔ اسی بیماری کی نشاندہی کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے ایک قاعدہ کلیہ بیان فرمایا۔

عن ابن عمر قال: سمعت النبي ﷺ يقول» :كل مسكر خمر، وكل مسكر حرام، ومن شرب الخمر في الدنيا، فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة۔[47]

حضرت ابن عمر سے روایت کی: کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ شراب کا عادی ہو گیا تھا اور اس نے توبہ نہیں کی تھی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا۔

دوسری روایت میں فرمایا: **عن جابر بن عبد الله أن رسول الله ﷺ قال، وما أسكر كثيره فقليله حرام۔**[48] حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسکر (نشہ آور چیز حرام ہے)جو چیز زیادہ استعمال کرنے سے نشہ دے اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے۔ **عن عائشة» أن النبي ﷺ سئل عن البتع«، فقال :كل شراب أسكر فهو حرام**[49] ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے شہد کی نبیذ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا" :ہر شراب جو نشہ پیدا کردے وہ حرام ہے"۔

عن عائشة، قالت :سمعت رسول الله - ﷺ -يقول" :كل مسكر حرام، وما أسكر منه الفرق، فملء الكف منه حرام۔[50]

ام المؤمنین عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا" :ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جو چیز فرق (ایک پیمانہ ہے) بھر نشہ لاتی ہے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔

* مسکر سے کیا مراد ہے؟

والإسكار هو تغطية العقل على وجه اللذة والطرب ليس مجرد تغطية العقل، ولهذا البنج ليس مسكرا وإن كان يغطي العقل۔[51]

47*Ṣaḥīḥ Muslim*. Vol. 3. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
48*Sunan al-Tirmidhī*. Vol. 3. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
49*Ibid.*, vol. 3.
50*Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 5. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
51Al-ʿUthaymīn, Muḥammad ibn Ṣāliḥ ibn Muḥammad. *Sharḥ Riyāḍ al-Ṣāliḥīn*. Vol. 6. Riyadh: Dār al-Waṭan li'l-Nashr, 1426 AH.

نشہ وہ ہے جو دماغ کو لذت اور جوش وخروش سے ڈھانپ لے، نہ کہ صرف دماغ کو ڈھانپ رہا ہے۔ لہٰذا، بھنگ کوئی نشہ آور چیز نہیں ہے، چاہے وہ دماغ کو ڈھانپ لے۔

السكر غفلة تعرض بغلبة السرور على العقل بمباشرة ما يوجبها من الأكل والشرب[52]

نشہ ایک بے خبری کی حالت ہے جو اس وقت ہوتی ہے جب لذت دماغ پر حاوی ہو کر اس کی وجہ بننے والی چیزوں میں مشغول ہو جاتی ہے، جیسے کہ کھانا پینا۔

یہ روایت ان تمام لوگوں کے لیے حجت ہے جو یہ پروپیگنڈہ پھیلاتے ہیں کہ جی کسی بھی نشہ آور چیز کا پینا اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ وہ نشہ پیدا نہ کرے۔ یہی وہ دھوکہ ہے جس کی وجہ سے تعلیمی اداروں میں نوجوان اس کا شکار ہو رہے ہیں پہلے تو وہ شوقیہ پی لیتے ہیں اس کے بعد اس کے عادی بن جاتے ہیں۔

عن أم سلمة، قالت :نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر ومفتر[53]

ام المؤمنین ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور چیز اور ہر (مفتر) فتور پیدا کرنے اور سستی لانے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

* مفتر سے کیا مراد ہے؟

قال العلماء المفتر كل ما يورث الفتور والخدر في الأطراف وهذه المذكورات كلها تسكر وتخدر وتفتر[54]

علمائے کرام نے کہا کہ مفتر وہ چیز ہے جو اعضاء میں سستی اور بے حسی کا باعث بنتی ہے اور مذکورہ تمام چیزیں نشہ آور، بے حس اور کمزور کر دیتی ہیں۔

* **اخلاقی تربیت**

عن أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال " :إن الله يرضى لكم ثلاثا، ويسخط لكم ثلاثا، يرضى لكم :أن تعبدوه ولا تشركوا به شيئا، وأن تعتصموا بحبل الله جميعا، وأن تناصحوا من ولاه الله أمركم، ويكره لكم :قيل وقال، وكثرة السؤال، وإضاعة المال۔[55]

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو پسند اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے: وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تمہارے معاملات پر اللہ نے جن لوگوں کو مقرر کر دیا ہے، ان کی خیر خواہی کرو۔ وہ تمہارے لیے قیل و قال، مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال کو ناپسند کرتا ہے۔

52 Al-Jurjānī, ʿAlī ibn Muḥammad al-Sharīf. *Al-Taʿrīfāt*. Beirut: Maktabah Lubnān, 1985.
53[*Sunan Abī Dāwūd*]. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
54 *ʿAwn al-Maʿbūd Sharḥ Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 10. [N.p.]: [n.p.], [n.d.].
55Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. *Al-Adab al-Mufrad*. Cairo: al-Maṭbaʿah al-Salafiyyah wa-Maktabatuha, 1379 AH.

مبحث پنجم: عملی اقدامات اور تجاویز

* حکومتی سطح پر

حکومت کے ذمہ ہے کہ وہ صرف ملکی یا شہری سطح پر انسدادِ منشیات کی جدوجہد کو تیز نہ کرے بلکہ اس کی آگاہی علاقائی سطح پر بھی ہونا چاہیے۔

* تعلیمی اداروں میں

سیرت النبی ﷺ پر مبنی نصاب کا اجرا۔

اسکول، کالج و یونیورسٹی کی سطح پر رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو پڑھانے کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا جائے اور طلباء میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو اپنانے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ تمام سرکاری و نجی اسکولوں کے ذمہ داران کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی روک تھام کے لیے ہر ممکنہ کوشش کریں۔

جسمانی ورزش اور کھیلوں کے پروگرامز۔

اسکول، کالج اور یونورسٹیوں میں طلباء کو پڑھائی کے علاوہ جسمانی ریاضات میں مشغول رکھا جائے۔ اور ایسے تمام کھیلوں کو ترجیح دی جائے جن کا تعلق جسمانی ورزش کے ساتھ ہو۔ اسکول، کالج اور یونورسٹیوں کی سطح پر جسمانی ورزش سے متعلق سیمینار کرائے جائے

* حفظانِ صحت کے سیمینارز اور ورکشاپس۔

حکومت کو چاہیے کہ علاقائی سطح پر حفظان صحت کے پروگرام کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا جائے۔

* نوجوانوں کی رہنمائی:

ملکی و عالمی سطح پر کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد۔

ملکی سطح پر اولمپکس کی طرح کے کھیل متعارف کرائے جائے تاکہ نوجوان نسل منشیات سے دور رہے۔

خلاصہ بحث

منشیات کا استعمال عقل و فطرت کی تباہی، خاندانی نظام کی بربادی اور معاشرتی اقدار کے زوال کا باعث ہے۔ سیرت نبوی ﷺ اس بحران کا سب سے موثر تدارک پیش کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا، صحابہ کو تقویٰ کی تربیت سے آراستہ کیا، اور معاشرے میں باہمی نگرانی اور نصیحت کا نظام قائم فرمایا۔ تعلیمی اداروں میں نشے کی روک تھام کے لیے سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں پر مبنی کونسلنگ، نصاب میں اخلاقیات نبوی کا اضافہ، اساتذہ و طلبہ کے درمیان رفاقت، اور والدین کی شمولیت ضروری ہے۔ یہ مقالہ ثابت کرتا ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کی پیروی سے نہ صرف منشیات کا خاتمہ ممکن ہے بلکہ ایک پاکیزہ، باوقار اور ترقی یافتہ معاشرہ بھی وجود میں آسکتا ہے۔ اس لیے تعلیمی اداروں کو سیرت نبوی ﷺ کے عملی نمونوں سے روشناس کروا کر نوجوان نسل کو نشے کی لعنت سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

* سیرت نبوی کونسلنگ سیلز: ہر تعلیمی ادارے میں سیرت نبوی ﷺ پر مبنی کونسلنگ سیل قائم کیا جائے جہاں طلبہ کو نشے کے نقصانات اور تقویٰ کی برکت سے آگاہ کیا جائے۔
* نصاب میں اخلاقیات نبوی کا اضافہ: دینی و worldly تعلیم دونوں نصابوں میں سیرت طیبہ ﷺ کے ابواب شامل کیے جائیں تاکہ طلبہ کا کردار نبوی اسوہ پر ڈھلے۔

* اساتذہ کی تربیت ورکشاپس: اساتذہ کے لیے سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں طلبہ کی نفسیاتی رہنمائی اور نشے کی روک تھام کی تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں۔
* والدین-اساتذہ-طلبہ مشاورت کمیٹی: ہر سکول/کالج میں مشترکہ کمیٹی قائم ہو جو ماہانہ اجلاسوں میں نشے کے خطرات اور بچاؤ کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرے۔
* پیئر گروپ رہنمائی پروگرام: نیک کردار طلبہ کو تربیت دے کر انہیں اپنے ہم عصروں کی رہنمائی کا ذمہ سونپا جائے، جیسا کہ صحابہ کرامؓ مدینہ میں کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Al-ʿAynī, Badr al-Dīn Maḥmūd ibn Aḥmad. 2000. *Al-Bināyah Sharḥ al-Hidāyah*. Vol. 12. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.
* Al-Bayhaqī, Abū Bakr Aḥmad ibn al-Ḥusayn. 2000. *Shuʿab al-Īmān*. Vol. 7. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.
* Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl. 1993. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Damascus: Dār Ibn Kathīr; Dār al-Yamāmah.
* Daily Sarzameen. n.d. "Drug Use Statistics." Accessed November 5, 2025. https://dailysarzameen.com/archives/15087.
* Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. 1966. *Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār: Sharḥ Tanwīr al-Abṣār*. Vol. 4. Cairo: Muṣṭafā al-Bābī al-Ḥalabī & Sons Printing Press.
* Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn. 2003. *Ḥāshiyat Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār* (Ḥāshiyah Shāmī). Vol. 2. Riyadh: Dār al-ʿĀlam al-Kutub for Printing, Publishing and Distribution.
* Ibn Nujaym, Zayn al-Dīn ibn Ibrāhīm. n.d. *Al-Baḥr al-Rā'iq Sharḥ Kanz al-Daqā'iq* (Minḥat al-Khāliq by Ibn ʿĀbidīn). Vol. 5. Beirut: Dār al-Kitāb al-Islāmī.
* Ibn Taymiyyah, Aḥmad. 2004. *Majmūʿ al-Fatāwā*. Vol. 34. Madinah: King Fahd Complex for Printing the Holy Qur'an.
* Al-Jurjānī, ʿAlī ibn Muḥammad al-Sharīf. 1985. *Al-Taʿrīfāt*. Beirut: Maktabah Lubnān.
* Kiranwi, Waheeduddin Qasmi. 2001. *Al-Qāmūs al-Waḥīd*. Lahore: Idarah Islamiyyat.
* Al-Naysābūrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī. 1900. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Vol. 3. Cairo: ʿĪsā al-Bābī al-Ḥalabī Press and Co.
* Niche Pakistan. 2025. "World Bank Report Reveals 43% of Pakistani Students Frequently Use Drugs." Accessed November 5, 2025. https://niche.com.pk/world-bank-report-reveals-43-of-pakistani-students-frequently-use-drugs/.
* Niẓām al-Shaykh Mawlānā, and a group of Indian scholars. 2000. *Al-Fatāwā al-Hindiyyah*. Vol. 5. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.
* Al-Qazwīnī, Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah. 2009. *Sunan Ibn Mājah*. Vol. 3. Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah.
* Al-Qur'ān al-Karīm.
* Al-Rāfiʿī, Rashīd Muḥammad. n.d. *Taqrīrāt al-Rāfiʿī ʿalā Ḥāshiyat Ibn ʿĀbidīn* (Radd al-Muḥtār). Vol. 2. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.
* Al-Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ashʿath. 2009. *Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 5. Beirut: Dār al-Risālah al-ʿĀlamiyyah.

* Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā. 1996. *Al-Jāmiʿ al-Kabīr* (Sunan al-Tirmidhī). Vol. 3. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī.
* United Nations Office on Drugs and Crime. 2020. *World Drug Report 2020*. Vienna: United Nations.
* United Nations Office on Drugs and Crime. 2024. *World Drug Report 2024*. Vienna: United Nations.
* Al-ʿUthaymīn, Muḥammad ibn Ṣāliḥ. 1426 AH. *Sharḥ Riyāḍ al-Ṣāliḥīn*. Vol. 6. Riyadh: Dār al-Waṭan li'l-Nashr.
* Al-Yaḥṣubī al-Sabtī, ʿIyāḍ ibn Mūsā. 1998. *Sharḥ Ṣaḥīḥ Muslim li'l-Qāḍī ʿIyāḍ al-Musammā Ikmāl al-Muʿlim bi-Fawā'id Muslim*. Vol. 8. Egypt: Dār al-Wafāʾ for Printing, Publishing and Distribution.
* Al-ʿAẓīm Ābādī, Muḥammad Ashraf ibn Amīr. 1415 AH. *ʿAwn al-Maʿbūd Sharḥ Sunan Abī Dāwūd*. Vol. 10. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah.
* Al-Zuḥaylī, Wahbah. 1991. *Al-Tafsīr al-Munīr fī al-ʿAqīdah wa-al-Sharīʿah wa-al-Manhaj*. Vol. 9. Damascus: Dār al-Fikr.
* Al-Zuḥaylī, Wahbah. n.d. *Al-Fiqh al-Islāmī wa-Adillatuhu*. Vol. 7. Quetta: Maktabah Rashīdiyyah.